دیگر نسخوں میں پائی جانے والی کثیر اغلاط سے پاک

116

کتاب الصرف

تالیف

حافظ عبدالرحمٰن امرتسری مرحوم

مکتبہ قاسمیہ
۱۷۔ اردو بازار ○ لاہور

دیگر نسخوں میں پائی جانے والی کثیر اغلاط سے پاک

کتاب الصرف

تالیف

حافظ عبدالرحمٰن امرتسری مرحوم

مکتبۂ قاسمیہ
۱۷۔ اردو بازار ○ لاہور

11

سبق نمبر ۶

مضارع کا بیان

مضارع بنانے کا قاعدہ:۔ مضارع ماضی سے بنتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریق یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں ا، ت، ی، ن[1] میں سے ایک حرف اس طرح لگایا جاتا ہے۔

ی۔ چار صیغوں کے پہلے آتی ہے تین مذکر غائب اور ایک جمع مؤنث غائب۔

ت۔ آٹھ صیغوں کے پہلے آتی ہے دو واحد و تثنیہ مؤنث غائب اور چھ مذکر و مؤنث مخاطب۔

ا۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی واحد متکلم۔

ن۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی متکلم مع الغیر۔

اعراب:۔ مضارع کا حرفِ آخر پانچ جگہ مرفوع ہوتا ہے۔ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب۔ واحد متکلم اور متکلم مع الغیر۔

چار تثنیوں کے آخر میں ن مکسور اور تین جگہ (جمع مذکر غائب و مخاطب اور واحد مؤنث حاضر میں) نون مفتوح زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کو نون[2] اعرابی کہتے ہیں۔

جمع مؤنث غائب و مخاطب کے آخر میں بھی دو جگہ نون مفتوح آتا ہے مگر اسکو **نون ضمیر** کہتے ہیں، یہ ضمیر فاعل ہے اور کبھی ساقط نہیں ہوتی۔

ان چودہ صیغوں میں سے چار صیغے مشترک ہیں، چنانچہ اس کی تفصیل گردان صفحہ آئندہ سے معلوم ہوگی۔

---

[1] یہ چاروں حرف مضارع کی علامتیں ہیں اور ان کا مجموعہ اتین ہوتا ہے۔

[2] نون اعرابی کہنے کی یہ وجہ ہے کہ یہ نون بعوض رفع صیغہ واحد کے ہوتا ہے۔

سبق نمبر ۱

عربی صرف کی کتابوں میں تو ایک ہی قسم کی ماضی لکھی ہے، جو ماضی مطلق کے معنے دیتی ہے لیکن اگر ماضی کے دیگر اقسام بنانے چاہو تو قواعد ذیل کے مطابق بنیں گے

(۱) **ماضی قریب** ۔ جب ماضی پر لفظ قَدْ داخل ہو تو ماضی قریب بنتی ہے، جیسے قَدْ ضَرَبَ (اس نے مارا ہے) قَدْ ضَرَبْتُ (میں نے مارا ہے) اس ماضی کے گردان کرنے میں لفظ قد بدستور رہتا ہے، کوئی تغیر اس میں نہیں ہوتا۔

(۲) **ماضی بعید و استمراری** ۔ ماضی مطلق کے ابتدا میں کَانَ کا لفظ بڑھانے سے ماضی بعید اور مضارع کے پہلے بڑھانے سے ماضی استمراری بنتی ہے. گردان کرنے میں جس طرح ماضی و مضارع کا صیغہ بدلتا ہے. اسی طرح کَانَ میں تبدیلی ہوتی ہے دیکھو کَانَ کے بھی چودہ صیغے آتے ہیں۔

کَانَ - کَانَا - کَانُوْا - کَانَتْ - کَانَتَا - کُنَّ - کُنْتَ - کُنْتُمَا -
کُنْتُمْ - کُنْتِ - کُنْتُمَا - کُنْتُنَّ - کُنْتُ - کُنَّا -

پس ماضی بعید یوں آئے گی کَانَ شَرِبَ (اس نے پیا تھا) کُنْتُ شَرِبْتُ (میں نے پیا تھا) اور ماضی استمراری کی یہ صورت ہوگی۔ کَانَ یَشْرَبُ (وہ پیتا تھا) کُنْتُ اَشْرَبُ (میں پیتا تھا)

سوالات

(۱) جَلَسَ سے ماضی بعید اور اَکَلَ سے ماضی استمراری کی گردان کرو؟

(۲) ماضی بعید کے ان صیغوں کو درست کرو۔ کَانَ ضَرَبْتُ ۔ کَانُوْا سَمِعَ کُنَّ کَرُمْتُنَّ ۔

(۳) ان صیغوں میں جہاں جہاں غلطی ہے بتاؤ؟

کَانَتْ ۔ یَجْلِسُ ۔ کُنْتِ ۔ شَرِبْتُ ۔ کُنْتُمْ ۔ اَکَلَا ،

(۴) عربی میں ترجمہ کرو۔

دو آدمی گئے تھے۔ سب عورتیں کھاتی تھیں۔ اِس مرد نے مدد کی تھی تم کھولا کرتے تھے۔ میں گمان کیا کرتا تھا۔

پہلے کو مضارع بہ لام امر اور دوسرے کو مضارع بہ لائے نہی کہتے ہیں۔ لام امر ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔

(۳) نون تاکید:۔ یہ حرف آخر مضارع میں آتا ہے اور اس کے آنے سے مضارع کے پہلے لام مفتوح کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ نون مضارع کے آخر حرف کو فتحہ اور معنے تاکید مع خصوصیتِ زمانہ مستقبل کے دیتا ہے جیسے۔ لَيَفْعَلَنَّ (وہ البتہ ضرور کریگا) اس کو مضارع مؤکد بلام تاکید و نون تاکید کہتے ہیں۔

فائدہ۔ لام امر اور لائے نہی کے تغیرات اگرچہ مضارع کی فرع ہیں مگر امر کے ساتھ معنے کے لحاظ سے ان کو ایک خصوصیت ہے اس لئے ان دونوں کا بیان امر کے بعد کیا جائے گا۔

سبق نمبر ۱۲

نفی تاکید بلَن۔ جب مضارع پر حرف لَنْ آتا ہے تو واحد مذکر غائب واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور متکلم مع الغیر کے پانچوں صیغوں کے آخر کو نصب دیتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتا ہے۔ لیکن جمع مؤنث غائب اور حاضر کے دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرتا۔

نفی حجد بلم۔ لَمْ جب مضارع پر آتا ہے تو اُن تمام صیغوں کو جزم دیتا ہے جن کو حرفِ لَنْ نے نصب دیا تھا، اگر ان صیغوں کے آخر میں حرفِ علت[1] ہو تو گر جاتا ہے جیسے لَمْ يَدْعُ۔ لَمْ يَرْمِ۔ لَمْ يَخْشَ کہ تینوں جگہ مضارع کا اصل صیغہ يَدْعُوْ يَرْمِيْ۔ يَخْشٰى تھا۔ لَمْ کے آنے سے حرفِ علت گر گیا۔ باقی صیغوں میں لَمْ کا عمل بعینہٖ لَنْ کا سا ہوتا ہے۔

ف اکثر تو لام مفتوح آتا ہے مگر کبھی "اِمَّا" بھی آجاتا ہے۔ جیسے:۔ اِمَّا يَبْلُغَنَّ اِمَّا تَرَيِنَّ۔

---

[1] حرف علت تین ہیں۔ واؤ۔ الف۔ یا۔ ان کے مفصل احکام باب التعلیل میں دیکھو۔

تغیّراتِ مضارع کی مشق

امثلہ ذیل میں مضارع کی حرکتِ عین کو مدنظر رکھو اور مضارع کے لفظی تغیرات سے معنی میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس پر غور کرو اور ہر ایک فعل کی پوری گردان کرجاؤ۔

یَفْعَلُ کی مثالیں:۔ لَنْ یَّذْهَبَ۔ لَمْ یَذْهَبْ۔ لَیَذْهَبَنَّ۔ لَیَذْهَبْنْ۔
لَنْ یَّفْتَحَ۔ لَمْ یَفْتَحْ۔ لَیَفْتَحَنَّ۔ لَیَفْتَحَنْ۔
لَنْ یَّشْرَبَ۔ لَمْ یَشْرَبْ۔ لَیَشْرَبَنَّ۔ لَیَشْرَبَنْ۔
لَنْ یَّسْمَعَ۔ لَمْ یَسْمَعْ۔ لَیَسْمَعَنَّ۔ لَیَسْمَعَنْ

یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ کی جو مثالیں سبق ۳ میں مذکور ہوئی ہیں، طریق بالا کے موافق پہلے ہر ایک کے معنی بیان کرو۔ اور پھر گردانیں کرجاؤ۔

سوالات:۔ (۱) لَنْ یَّذْهَبْنَ۔ لَنْ تَشْرَبْنَ۔ لَنْ اَسْمَعَ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنے ہیں؟ (۲) لَمْ تَجْلِسُوْا۔ لَمْ تَضْرِبِیْ۔ لَمْ تَدْخُلِیْ۔ اصل میں کیا تھے اور ان میں کیا تبدیلی ہوئی؟

(۳) لَیَحْسِبَنَّ۔ لَتَحْسِبَنَّ۔ لَیَحْسِبْنَانِّ میں مضارع پر نون ثقیلہ نے کیا اثر کیا ہے؟

(۴) لَاَنْصُرَنْ۔ لَیَاْکُلَنَّ۔ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنے ہیں؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو۔

وہ شخص کبھی نہیں مارے گا۔ تم کبھی نہیں بیٹھو گے۔ ہم دو عورتوں نے نہیں سُنا۔
تم البتہ ضرور کھاؤ گے۔ میں البتہ ضرور پیوں گا۔

فائدہ:۔ امثلہ ذیل سے معلوم ہوگا کہ نون تاکید کے پہلے لامِ یا اِمَّا کے آنے سے کس قسم کی تاکید کلام میں پیدا ہوتی ہے۔

وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ ذٰلِكَ (خدا کی قسم میں ضرور ہی یہ کام کروں گا)
لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ (البتہ ہم اس کو پیشانی کے بالوں سے گھسیٹیں گے)
اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ (اگر تیرے سامنے اچھی طرح بڑھاپے کو پہنچے)

لہ لَنَسْفَعًا اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا۔ نون خفیفہ الف کی شکل میں لکھا گیا ہے۔

600037

ان کے سوا بعض اور کلمات بھی استفہام کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے۔ مَنْ ۔ مَاذَا ۔ اَیُّ ۔ مَتٰی ۔ اَیَّانَ ۔ اَنّٰی ۔ اَیْنَ ؛

مَنْ فِی الدَّارِ (گھر میں کون ہے)
مَاذَا یَقُوْلُ ھٰذَا الرَّجُلُ (یہ شخص کیا کہتا ہے)
مَتٰی تَذْھَبُ (تو کب جائے گا)
اَنّٰی لَکَ ھٰذَا (یہ تیرے پاس کہاں سے آیا)
مَا تَفْعَلُ (تو کیا کرتا ہے)
اَیُّ الْبِلَادِ اَحْسَنُ (کونسا شہر اچھا ہے)
اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ (قیامت کب ہوگی)
اَیْنَ تَمْشِیْ (تو کدھر جائے گا)

(۷) **حروف التحضیض والتوبیخ** تین ہیں۔ ھَلَّا ۔ لَوْلَا ۔ لَوْمَا ۔ جب یہ حرف ماضی پر آتے ہیں تو توبیخ کا فائدہ دیتے ہیں جیسے ھَلَّا اَکْرَمْتَ زَیْدًا وَقَدْ کَانَ ضَیْفَکَ (تو نے زید کی تعظیم کیوں نہیں کی حالانکہ وہ تیرا مہمان تھا)

اور جب مستقبل پر آتے ہیں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں جیسے ھَلَّا تَقْرَءُ فَتَکُوْنَ عَالِمًا (تو کیوں نہیں پڑھتا تاکہ عالم ہو جائے)

(۸) **حروف مصدر** دو ہیں۔ مَا ۔ اَنْ جیسے اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَضْرِبَ زَیْدًا اَیْ ضَرْبُکَ

(۹) **حرف توقع** (قَدْ) ہے ماضی کے پہلے تحقیق کے معنے اور مضارع کے پہلے تقلیل کے معنے دیتا ہے۔ جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (تحقیق نماز کھڑی ہوگئی) اَلْجَوَادُ قَدْ یَبْخَلُ (سخی کبھی کنجوسی کرتا ہے)

(۱۰) **حروف التاکید**۔ نون تاکید صرف مضارع کے ساتھ خاص ہے اور لام مفتوح۔ فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے جیسے لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا (اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی خدا ہوتے تو یہ دونوں بالضرور تباہ ہوتے) اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)

تمت